رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

قیمت بہر حال پیشگی چھ روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ص ۶۵)

جلد ۲ | ۲۱ جون سنہ ۱۹۱۵ء | دوشنبہ | مطابق ۷ شعبان سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۵۶

مدینۃ المسیح علیہ السلام

تعمیلِ احکامِ الٰہی محتاجِ اجازت نہیں

ایک مخلص دوست کا عریضہ حضرت اولوالعزم ایدہ اللہ کی خدمت میں بطلب اجازت دعا پہنچا تھا حضور نے جواب لکھایا کہ دعا کرنا ارشاد ربانی کی تعمیل ہے۔ اس میں اجازت کی کچھ حاجت نہیں دعا جسقدر زیادہ کی جائے موجب ثواب ہے۔

ایک متلاشی حق ایک تعلیم یافتہ نوجوان جو پہلے مسلمان تھے۔ بعد ازاں ایک عرصہ تک عیسائی رہے۔ اور اب پھر کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ چند روز سے یہاں مقیم ہیں۔ نماز مغرب کے بعد سے قریباً عشاء کے وقت تک حضرت صاحب سے اپنے شکوک و شبہات رفع کرتے رہتے ہیں۔ انکی بعض باتوں سے پایا جاتا ہے کہ ابھی کچھ مذبذب ہیں۔ حضرت بڑی توجہ اور شفقت سے ان کے سوالات کے تسکین بخش جواب دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ معرفتِ حق کی توفیق دے +

اخبار احمدیہ

صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے مبلغ احمدیت Port Louis میں بخیریت پہنچے کی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں +

تخت محل ریاست بہاولپور کے سٹیشن ماسٹر برادرم الٰہی بخش صاحب کا لڑکا عبداللہ سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ کریم فضل فرمائے۔ برادرم موصوف لکھتے ہیں کہ یہ بچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار ہے۔ حضور کی دعاؤں سے اللہ کریم نے عطا فرمایا تھا۔ خداوند تعالیٰ اس عزیز کو شفا دے +

ھنسر (ریاست پٹیالہ) کے منشی قدرت اللہ صاحب ایک پرجوش احمدی اور تبلیغ حق کی تڑپ رکھنے والوں میں سے ہیں۔ آپ نے چند ماہ میں تینتیس ۳۳ اشخاص کی بیعت کروائی ہے اور دن رات اسی دھن میں لگے رہتے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء +

سونی پت سے ماسٹر نور الٰہی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سے ایام تعطیلات موسم گرما میں چند ایک قصبات اور شہروں میں تبلیغ کرنیکی اجازت طلب کرتے ہیں جس سے آپکی ہمت اور جوش و اخلاص کا پتہ لگتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا حامی اور مددگار ہو +

جھانسی سے سید محمد شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ میرا حقیقی بھائی سید حسین شاہ کا نام لڑائی پر جانے والوں میں لکھا گیا ہے۔ اس کے لئے دعا کی جائے +

لالہ موسیٰ سے اخویم محمد عبداللہ صاحب ایک شخص میاں رام کا یہ خواب حضرت امیر المومنین کی خدمت میں تحریر کرتے ہیں کہ عبداللہ مدرس مدرسہ ماہرا اور چند اشخاص ساتھ ہیں۔ انہیں سے ایک شخص نے کچھ عربی پڑھنی شروع کی۔ تو سنگ مرمر کے پاؤ پاؤ بھر کے گولے بیچ ہیں سے چھیدے ہوئے آسمان سے گرنے شروع ہو گئے۔ اس نے عربی پڑھنے والے سے دریافت کیا تو

اس نے کہا کہ یہ موتی ہیں۔ پھر بہت سے سانپ ہر ایک رنگ کے چھوٹے بڑے۔ سرخ۔ سیاہ۔ بھین دار بکثرت آسمان سے آئے اور دل کا دل سامنے سے اُڑتے ہوئے گذرے۔ میں خوف میں آکر اس پڑھنے والے کے پیچھے ہوگیا۔ اور دریافت کیا۔ کہ حضرت یہ کیا ہے تو اس نے جواب دیا۔ کہ یہ سورۂ فاتحہ کے خواص ہیں۔ اسکی تعبیر میں حضور نے لکھوایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو بتایا ہے۔ کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ خدا تعالےٰ کے کلام اپنے اندر دو پہلو رکھتے ہیں یعنی ماننے والوں کے لئے بشارت اور نہ ماننے والوں کے لئے عذاب کا موجب ہوتے ہیں یہی دونوں پہلو اس خواب میں سورہ فاتحہ کے خواص کے رنگ میں دکھائے گئے۔ موتیوں سے مُراد قرآنی معارف ہیں +

چونیاں ضلع لاہور سے برادرم مکرم عبداللہ خاں صاحب اپنے والد صاحب کی بیماری کی اطلاع دیکر دُعا کے ملتجی ہیں۔ نیز اپنے متعلقین کے لئے دُعا کراتے ہیں۔ ان کے لئے دُعا کیجائے خدا تعالیٰ انکی مشکلات کو آسان کرے۔ اور وہ تفکرات جن سے انکی طبیعت مضمحل رہتی ہے۔ اپنے فضل سے دُور کردے۔ برادر موصوف کا زہد اور اتقا نوجوانوں کے لئے قابل رشک ہے۔ اللھم زد فزد +

مفقود الخبر کی واپسی ۱۴۔ جون کے الفضل میں برنالہ سے محمد حسن صاحب نے اپنے بھتوئی کی نسبت جو خبر شائع کرائی تھی اسکی نسبت اب لکھتے ہیں کہ وہ ایران سے واپس آگیا اور بیعت کی درخواست کرتا ہے +

ایک شخص نے لکھا تھا کہ میں حال ہی میں احمدی ہوا ہوں مگر میری دو لڑکیوں کی نسبت اس سے پہلے غیر احمدی اقربا میں ہو چکی تھی۔ اب حضور کا کیا حکم ہے ؟ حضرت صاحب نے جواب میں لکھوایا کہ غیر احمدی کو بیٹی دینا ہرگز جائز نہیں۔ وہ وعدہ باطل ہوگیا کیونکہ انسان عالم الغیب نہیں ہے +

جماعت زیرہ کے امام مسجد مولوی الٰہی بخش صاحب نے ۱۳ جون کو ملوٹ ضلع فیروزپور میں حضرت مسیح موعود کے متعلق مدلل تقریر کی جس سے لوگ بفضلہ متاثر ہوئے۔ بلکہ جھنڈے خان نام ایک صاحب نے بھری مجلس میں اعلان کیا کہ مجھے پہلے مرزا صاحب کے دعاوی میں تردد تھا مگر اب انپر ایمان لاتا ہوں اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو بھی خلیفہ برحق سمجھتا ہوں چنانچہ انھوں نے بذریعہ خط بیعت کرلی۔ خدا استقامت دے +

کھاریاں ضلع گجرات میں میاں محمد الدین صاحب احمدی

خبریں

جنگ

گلیشیا میں جرمنوں کی پیشقدمی روکی گئی۔ ان کا بڑا نقصان ہوا۔ اور لا حاصل۔ اس میدان کے معرکوں نے غنیم کو بہت کمزور کردیا ہے +

برسلز میں ہوائی جہازوں کے شیڈ پر غنیم نے سخت گولہ باری کی۔ شہر کے لوگ گھبرا کر باہر نکل آئے۔ برٹش ہوائی جہاز پہلے تو ارد گرد چکر کاٹتے رہے۔ مگر جب جرمن اپنے ہوائی جہاز کو ایک جگہ سے نکالکر دوسری جگہ لیجانا چاہتے تھے۔ اِدھر کے جہاز ران نے غوطہ لگایا اور تین بم پھینکے جو خوفناک طور پر پھٹے۔ پھر ایک دھماکا ہوا اور زیپلین اڑگیا۔ اہل برسلز کو اس سے بڑی خوشی ہوئی۔ وہ نعرہ ہائے شادمانی بلند کرتے تھے۔ اسپر دشمن آپے سے باہر ہو گیا اور لوگوں پر رسالہ کا حملہ کردیا +

روس کا سرکاری بیان ہے کہ جنگ انتہائی شدت کو پہنچ گئی ہے۔ جرمنوں نے اسوقت تک آغاز جنگ کی نسبت دوگنی فوج کردی ہے اور انکی پیدل جمعیت میں بھی شاید مزید اضافہ ہوا ہے۔ دول متحدہ کے حملوں نے غنیم کو مجبور کردیا ہے کہ دونوں میدانوں میں اندازہ ظاہری سے بہت زیادہ سپاہ موجود رکھے +

پیٹروگراڈ کے پیغامات برقی مورخہ ۱۴ جون میں یہ بھی ذکر ہے کہ اتحادی افواج کی روز افزوں طاقت اور انکے زبردست اتفاق و یکجہتی سے روسیوں کی حالت امید افزا معلوم ہوتی ہے +

افواج غنیم روسی علاقہ میں اب اپنا میدان کارزار تبدیل کرنیکی کوشش کر رہی ہیں۔ پیٹروگراڈ کے ایک اعلان سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ شاول کے شمال میں شدید لڑائی جاری ہے اور وسچولا کے بائیں کنارے وغیرہ بعض مقامات پر جرمن زبردست حملے کررہے ہیں مگر جوابی حملوں میں اکثر مُنہ کی کھاتے ہیں چنانچہ حال میں روسی رسالہ نے دشمن کے دستوں پر حملہ کرکے اس کے پانسو آدمی ہلاک اور دو سو قید کئے +

متفرق

چیفکورٹ پنجاب کو ہائیکورٹ بنانے کی تجویز نامنظور ہوئی +

ضلع امرتسر میں ڈاکے کی کچھ اور وارداتیں حال میں ہوئیں چند ڈاکو پکڑے بھی جاچکے ہیں۔ باقی کی تلاش ہے۔ ان کے حالات بڑے خوفناک اور سنسنی خیز ہیں +

مسٹر محمد علی (کامریڈ) نے صاحب کمشنر بہادر دہلی کو متعدد چٹھیوں میں توجہ دلائی ہے کہ ہم دونوں بھائیوں کے اخراجات نظربندی سرکار دے مگر صاحب ممدوح اس مطالبہ کی منظوری سے انکار کرتے ہیں۔ اب انھوں نے لکھا ہے کہ میری ساری خط و کتابت حضور ویسرائے کو بھیجی جائے اور وہ فیصلہ فرمائیں +

پشاور کی تار خبر ہے کہ مردان میں ایک نوجوان سول افسر خانصاحب محمد یوسف خان آئی اے سی خیر آباد کے قریب دریا میں نہاتے ہوئے ڈوب گئے۔ لاش کو دریا بہالے گیا اور ابتک پتہ نہیں +

مونسون (برساتی ہوا) کی نسبت موسمی قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ ساحل مالابار کی طرف چل پڑی ہے +

نیشنل کانگریس کا آیندہ اجلاس بمبئی میں ہونا قرار پایا ہے +

دیوبند کا ایک طالب علم امتحان میں ناکام رہنے پر بہت رویا پیٹا اور اگلی صبح بستر پر مردہ پایا گیا۔ نہیں معلوم صدمہ کے مارے دل کی حرکت بند ہوگئی یا کچھ کھا کے مر رہا۔ بہرحال افسوس ہے +

لدھیانہ میں چھ ہائی سکول ہیں اور اچھا کام کر رہے ہیں اب بعض کا خیال ہے کہ وہاں کالج بھی قائم ہوجائے۔ گورنمنٹ کی مرضی پر ہے +

لڑائی کے زیادہ طول کھینچنے سے تنگ آکر بمبئی کے مالدار ہندوؤں کا ارادہ ہے کہ ایک عظیم الشان "شانتی یگیہ" (جلسہ امن) کریں۔ امراء سے اس چندہ میں کم از کم پانسو روپیہ لیا جائے گا +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان ۔ ۲۱ جون ۱۹۱۵ء

"انتظروا انا منتظرون"

سورۂ انعام کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ کفار مکہ کی نسبت اپنے رسول کریمؐ سے فرماتا ہے کہ کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے انکے پاس آئیں یا خود خدا آئے یا بعض آیات ربی اور نشانات ان پر ظاہر ہوں تاکہ انہیں صداقت رسول کا یقین ہو۔ اگر یہی بات ہے تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض آیات و نشانات ایسے ہوتے ہیں کہ انکے ظاہر ہو چکنے پر تو کسی ایسے شخص کو جو پہلے ایمان نہ لایا ہو۔ اب ایمان لانا فائدہ نہیں دیا کرتا۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اے رسول ان سے کہدو کہ اچھا تم انتظار کرتے رہو۔ ہمیں بھی دیکھنا ہے (کہ کب تمہارے منہ مانگے اور من مانے نشان ظاہر ہوتے ہیں)

ٹھیک اسی طرح آج جبکہ بروز مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث ہوئے۔ چوتھائی صدی سے بھی زیادہ عرصہ گذر چکا۔ اور جبکہ چودھویں صدی کا جسمیں اس کا ظہور ہونا تھا ایک ثلث قریب الختم ہے ہم کو اسؑ کے منکروں سے جو اپنے آپ کو بڑے فخر سے مسلمان سمجھتے ہیں یہ پوچھنے کا حق حاصل ہے کہ آخر وہ کونسے نشانات ہیں جن کے پورا ہونے پر تم مسیح و مہدیؑ کی اور اس پر ایمان لانے کی ضرورت تسلیم کروگے۔ کیا تمہاری اپنی حالت باواز بلند یہ نہیں کہہ رہی کہ یہ مسلمان سچے مسلمان نہیں ورنہ آج دنیا کے پردہ پر ہر جگہ انکی یہ درگت نہ ہوتی جو دیکھی جاتی ہے۔ اب تو تمہارے اپنی ہی مسلمہ قومی لیڈروں بلکہ دینی پیشواؤں تک نے اس بات کا اقرار کرلیا ہے کہ "مسلماناں درگور و مسلمانی در کتاب" کی مثل تم پر فی الواقعہ صادق آ چکی ہے۔ کیا ضرورت ہے کہ تم پر جو یہ اقبالی ڈگری ہوئی ہے اس کے سارے پتے کھولکر رکھ دیئے جائیں؟ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے تم کو اور ندامت و خجالت ہی حاصل ہوگی۔ پھر کیوں اپنا زیادہ پردہ فاش کراتے ہو۔ خدارا سوچو سمجھو۔ تمام وہ پیشگوئیاں جو اس زمانہ کے لئے عہد عتیق کی کتب مقدسہ یا صحیفوں میں مندرج تھیں ایک ایک کرکے پوری ہو چکی اور ہو رہی ہیں۔ تمام وہ نشانات جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں مذکور تھے۔ ظاہر ہو چکے۔ تم ہی خدا کو حاضر ناظر جان کر ایمان سے کہو کیا ماہ رمضان میں کسوف و خسوف نہیں ہوئے کیا پے درپے قحط نہیں پڑے اور حج بند نہیں ہوئے۔ کیا زلزلوں نے کرۂ ارض پر جہاں تہاں شور قیامت برپا نہیں کیا۔ کیا طوفان باد و باراں نے ہزاروں بستیوں کو تباہ نہیں کیا۔ اور کیا خوفناک زلزلہ باریوں کی شکل میں تم پر قوم لوطؑ والی واردات نہیں گذری۔ کیا سرزمین حجاز میں آگ پانی سے چلنے والی سواری کی ایجاد سے اونٹنیاں معطل نہیں ہو گئیں؟ کیا قومیں قوموں پر اور بادشاہتیں بادشاہتوں پر چڑھائی نہیں کر رہی ہیں؟ کیا طاعون اور دیگر قسم قسم کی وبائی بیماریوں نے بیشمار گھروں کو ویران سنسان نہیں کردیا؟ اور کیا تم خود اس بات کے اقراری نہیں ہو کہ یہ گونان آفات ارضی و سماوی لاریب عذاب الٰہی ہے۔ پھر کیوں تم اس سنت اللہ پر غور نہیں کرتے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے دنیا پر عذاب کب اور کیوں آیا کرتے ہیں؟ تم تو قرآن کے ماننے والے ہو۔ کیا تم نے اس میں یہ نہیں پڑھا کہ غضب الٰہی ہمیشہ جبھی نازل ہوا کرتا ہے جبکہ خدا کا کوئی مامور و مرسل دنیا میں مبعوث ہو چکا ہو۔ اور دنیا کے غافل اور شریر بندے اس کا انکار اور اس کے ساتھ شوخی و بےباکی کا برتاؤ کریں۔ خدا کے لئے اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور اس کے فرستادہ کی مخالفت سے باز آجاؤ ٭

جب چودھویں صدی شروع ہوئی ہے۔ اور ایک جسیم دمدار ستارہ آسمان پر نمودار ہوا ہے تو عام طور پر مسلمانوں کی زبان سے اس قسم کے کلمات سنے جاتے تھے۔ کہ "چودھویں صدی لگ گئی ہے۔ اب امام مہدی پیدا ہونگے" لیکن ۳۳ سال گزرنے پر بھی تمہاری پیاسی چو فطرتیں ہنوز روز اول کے مصداق دیکھی جاتی ہیں۔ تم آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھتے ہو کہ ابنؑ مریم سیڑھی لگاکر آسمان سے نازل ہو۔ اور بزور شمشیر دین کا ڈنکا بجانے والا خونی مہدی تمہاری مدد کو کسی غار سے سر نکالے۔ تب یقین آئے کہ واقعی یہ ایام اللہ ہیں۔ اور اسلام کا بول بالا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ لیکن افسوس تم نے کیوں خدا کی کتاب مجید کو یکسر بھلا دیا؟ مسیح ناصری غریب تو سرے سے آسمان پر گیا ہی نہیں پھر وہ وہاں سے آ کیسے سکتا ہے؟ قرآن کی بیسیوں آیات اس کی موت بڑے زور سے ثابت کر رہی ہیں۔ پھر بشر اور رسول کا آسمان پر چڑھنا اسی کلام پاک کی رو سے محال و ممتنع ہے اسی طرح تمہارا خونی مہدی بھی بموجب قرآن و حدیث کے بالکل اک وہم باطل ہے تعجب ہے کہ حدیث رسول تو آنے والے کی نسبت یہ خبر دے کہ وہ دین کی لڑائیوں کا خاتمہ کردے گا۔ خدا کی کتاب پاک تو مذہب کے معاملہ میں جبر و اکراہ تک کو روا نہ رکھتی ہو مخبر صادقؐ تو ابن مریم اور مسیح موعود میں فرق بیّن بتلاتے اور اس کو صریحاً اما مکم منکم فرماتے ہوں۔ پھر یہ کہاں کا اسلام اور کیسی ایمانی غیرت ہے کہ چاہے خدا و رسول کی سب باتیں منسوخ و باطل ہو جائیں مگر شخص موعود آئے اسی رنگ میں جس کا نقشہ تم اپنے زعم باطل میں جمائے بیٹھے ہو ہم حیران ہیں کہ تم اس کو کس طرح مہدی مان لوگے۔ ہم تو ایسے شخص کو معمولی مسلمان بھی ماننے کو تیار نہیں جو قرآن کریم کی نصوص صریحہ اور نبی کریمؐ کی احادیث صحیحہ کی (نعوذ باللہ) تنسیخ و ابطال پر مامور ہو کر دنیا میں آئے ٭

مسلمانو! خدا تمہارے دلوں کے پردے دور کرے کہ حقیقت حال تم پر آشکار ہو یاد رکھو آنے والا آچکا وہ مسیح و مہدی جن کے تم منتظر ہو۔ بالیقین قیامت تک نہیں آنے کے۔ اب تمہارے واسطے دو ہی راہیں کھلی ہیں۔ یا تو سچوں کا ساتھ دیکر خدا سے صلح کرلو یا پھر مسیح کی تکذیب و انکار سے بنی اسرائیل کی طرح یہودی بن کر ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے مصداق بن جاؤ دیکھو ہم بار بار تم پر حجت تمام کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے ہیں۔ ع مانو نہ مانو اس کا تمہیں اختیار ہے" لیکن بموجب آیۃ مندرجہ عنوان اگر تم ابھی تک کسی کے انتظار میں ہو تو ہمیں بھی یہ دیکھنا ہے کہ وہ کب اور کس انداز سے رونق افروز ہو کر تمہاری آنکھیں کھولے [illegible] انتظروا انا منتظرون ٭

قدرت کے تازیانے

خدا کی باتیں خدا ہی جانے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے مگر وہ کسی نہ کسی طرح پوری ہو کے رہتی ہیں۔ لوگ جب خدا ترسی و پرہیزگاری سے بیگانہ اور ارتکاب مناہی میں دلیر ہو کر مذہبًا شعارِ شرافت و انسانیت کو چھوڑ بیٹھتے ہیں تو خداتعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ کہ کسی دوسرے رنگ میں وہ احکام ربانی کی تعمیل پر مجبور ہو جائیں۔ اہل مغرب میں ترک مسکرات۔ کثرت ازدواج کی ضرورت کا احساس۔ خدا فراموشی و اسباب پرستی سے گونہ بیزاری مصائب و مشکلات میں خالق و معبود حقیقی کی طرف رجوع وغیرہا جو جو نیک تحریکیں عملًا ظہور کر رہی ہیں۔ انہیں بجائے خود دیکھئے۔ وہاں یہ سب طلوع شمس کی تیاریاں ہیں۔ جب آفتاب صداقت نصف النہار پر آئے گا۔ زمانہ آپ دیکھے گا۔ اسی اپنے ملک میں دیکھئے لوگ کس طرح صداقتوں اور پاک تعلیمات کی طرف گردنیں پکڑ پکڑ کے لائے جا رہے ہیں۔ اگرچہ افسوس ان کا خیال اپنی شقاوت قلبی و شامت اعمال کے سبب اُدھر منتقل نہیں ہوتا کہ یہ سارا ظہور ظہورِ مہدی کی نہاں و رنہاں برکات کا ہے۔ آسمان پر اصلاح خلق کے لیے ایک شور قیامت برپا ہے کلجگ کی آخری صف لپیٹنے والی ہے۔ کارکنانِ قضا و قدر اہتمام خاص سے تعمیل احکام الٰہی میں سرگرم ہیں۔ دنیا ایک پاک تبدیلی کے لیے تیار کی جا رہی ہے۔ ہندوستان کو جن جن اخلاقی و تمدنی اصلاحات کی ضرورت تھی ان کی پبلک نے خود پرواہ نہیں کی تو اب حکومت یکے بعد دیگرے اُن پر زور دے رہی ہے۔ چنانچہ فتنہ و فساد۔ اور فسق و طغیان کے گندے مواد جو کہیں کہیں موجود تھے انہیں مٹانے کے لیے قانون تحفظ ہند پچھلے دنوں پاس ہو چکا ہے۔ اب ایک اور خرابی کی جانب حکام کی توجہ مبذول ہوئی ہے۔ جسکے انسداد کا قانون تو پہلے سے موجود تھا مگر اسپر چنداں زور نہیں دیا جاتا تھا۔ وہ قانون فحش ہے جس کی خلاف ورزی کیکے اخباروں اور مطابع نے پبلک مذاق کو بہت ہی گندہ کر دیا تھا شکر ہے کہ گورنمنٹ نے اس اشد ضرورت کو محسوس کر لیا۔ اور اس کے احکام صادر فرمائے ہیں کہ آیندہ سے اخباروں میں فحش مضامین و اشتہارات وغیرہ ہرگز نہ چھپنے پائیں۔ ورنہ مالک۔ ایڈیٹر۔ مینیجر۔ پبلشر وغیرہ سب سے مواخذہ ہوگا جنہیں دین و دانش سے لگاؤ اور فراست و بصیرت سے کچھ بھی بہرہ ہے وہ سمجھتے ہوں گے کہ یہ سب کچھ اُسی خدائے اسلام کی بے آواز لاٹھی ہے۔ جو اپنے کلام پاک میں پہلے ہی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ (الآیہ) اور وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ فرما کے پرہیزگاری و نکوکاری کی اعلیٰ تعلیم اپنے حبیبؐ کی معرفت نازل فرما چکا ہے۔ اگرچہ آہ! کاش حبیبؐ کبریا کے نام لیوا لوگوں میں آج تھوڑے ہی ایسے ہیں جو اس پاک تعلیم پر قائم ہوں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ان کی نمازیں خود خدا کی بتلائی ہوئی اصلی تاثیر سے خالی ہوں وہ انہیں متقی نہ بنا سکیں اور انکو اسکے مامور برحق کے معاملہ میں ایمان بالغیب کی توفیق نہ ملے جو بروئے قرآن کریم سب سے پہلی شرط تقوےٰ ہے۔ وہ دنیا کی ہزارہا اور باتوں میں تو صبح سے شام تک محض اعتبار و حسن ظن کے اصول پر اپنے کام چلائیں مگر مسیح موعودؑ کا سوال درمیان میں آئے تو اس تعلیم کو بالائے طاق رکھدیں۔ اور انکار و استہزار میں ٹالتے ہیں۔ یاحسرۃً علی العباد +

عذابوں کا نزول بن بعثتِ رسول

سلسلہ حقہ کا قدیم مخالف سراج الاخبار جہلم وبائی امراض کی ہولناک وسعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "اس سال طاعون نے جو تباہی دکھائی ہے اسکا ذکر و اعادہ بھی فضول ہے۔ کیونکہ وہ حالت یاد کر کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ بچوں کی آفات میں چیچک اور خسرہ کا اضافہ محض خدائی بخشش ہے۔ اسکے لیے عبادت اور پرستش حق ہی کارگر ہو سکتی ہے" معاصر مذکور کو اس امر کا تو خود اقرار ہے کہ ان آفات کے حملے ضرور "خدا کی بخشش" یعنی عذاب الٰہی کے حربے ہیں جنکا علاج واحد وہ عبادت و پرستش حق تجویز کرتا ہے لیکن افسوس اسے خداتعالیٰ کا یہ قول کیوں یاد نہیں آتا کہ جب تک کوئی رسول مبعوث نہ ہو لے۔ عذاب الٰہی نہیں آیا کرتا۔ (وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا) آہ! چودھویں صدی کے نام نہاد مسلمانوں کی حالت اب یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ مسیح موعود جیسے عظیم الشان مامور من اللہ کی مخالفت میں خدا رسول کی اٹل باتوں کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور حقیقت میں ہونا بھی یہی چاہیے تھا۔ کیونکہ قرآن مجید حسب فرمودہ نبی کریمؐ آجکل کے رسم پرست مولوی ملانوں کے حلق سے نیچے تو اترتا نہیں۔ دلوں میں کلام پاک رحمان کا نور ہو تو قبول حق کی توفیق ملے +

اسباب و نتائجِ کفر میں تعلق و مناسبت

منکرین مہدی آخر زمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی حالت ہر پہلو سے عبرت خیز ہے جب دلوں میں کوئی گند اور تاریکی ہوتی ہے۔ تبھی انسان خدا کے فرستادوں کا انکار کرتا ہے۔ اور جب وہ انکار کرتا ہے تو جہان اسپر کفر بعد کا وبال دوسری مختلف صورتوں میں مسلط ہوتا ہے۔ ازانجملہ یہ بھی کہ بجائے نیکیوں کی توفیق ملنے کے وہ التاثیرات ابلیس کی خصوصیات میں دن بدن سخت ہوتا جاتا ہے۔ اباء و استکبار اسکا شعار اور تکذیب و مخالفت حق اسکی طبیعت ثانیہ بنجاتی ہے۔ آیات اللہ کے ساتھ شوخی و شرارت کا مادہ بڑھتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ اُسے کفر کی تاریکی و ضلالت ہلاکت کے گڑھے تک پہنچا کر چھوڑتی ہے۔ بڑے ہی خوف کا مقام ہے۔ اللھم احفظنا منھا غرض کہ کفر و انکار مرسلین کے اسباب اور نتائج میں ایک گہرا تعلق اور باہم مناسبت ہوتی ہے۔ کاش اسلام کے نام لیوا جنہوں نے ابتک خدا کے موعود اور رسولؐ کے مبشر "مہدی آخرین" "کے نبی اللہ" کو نہیں مانا۔ وہ قرآن کریم کو تدبر سے پڑھیں سنت انبیاء پر غور کریں اور اگلے مکذبین کے حالات سے عبرت پکڑیں۔ ورنہ یاد رکھیں خدا تو اپنے اس مقدس کی زبانی منکروں اور غافلوں کو الٹی میٹم دے چکا ہے کہ "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا" اور وہ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کیا کرتا (قولہ الحق) چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تیس برس سے برابر مختلف رنگوں میں ہر حصہ زمین پر اس وعدہ کا ایفا ہو رہا ہے

مومن شکر کے موقعے نکال ہی لیتا ہے

اسلام میں شیوہ شکر انہ و یاد نعمت کا سلسلہ ذریعہ ہے۔ سچا اور زندہ ایمان جن کے دل بلکہ ہر رگ و ریشہ جسم میں رچا ہوا ہوتا ہے۔ وہ نازک سے نازک حالتوں سخت سے سخت مصائب غرض عسر و یسر ہر حال میں شکر حق کے پہلو نکال لیتے ہیں۔ ہمارے ایک دوست کو ان دنوں کچھ عرصہ ایک ناگہانی زحمت و پریشانی میں گزارنا پڑا۔ انہوں نے وہ دن کتب سلسلہ کے سرگرم مطالعہ میں بسر کیے۔ اور اسطرح انکو انتشار طبع کی بے چینی سے بچکر علاوہ ازدیاد علم کی نعمت بھی حاصل ہوئی۔ پھر اس نعمت کے احساس کی ہمیں اطلاع دی ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ہمیں اپنے انعام سے ۔۔۔۔ بہرہ ور کرے۔ حقیقی اسلام احمدیت ہے۔ اور وہ یہی سکھلاتی ہے کہ انسان زندگی کے تمام واقعات سے سبق لے کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ علاقہ بڑھانے کے جذبات پیدا کرے۔ مولیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا ہو +

الفضل 1915 جون کے مہینے کے 21 تاریخ کے شمارے کے صفحہ 5، 6، 7 اور 8 پر غلط تاریخ لکھی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ نکاح

۷۔ جون ۱۵ء

جو مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے بنت الرسول
حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ صاحبہ
کے نکاح پر پڑھا
(جناب مولویصاحب کی نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا)

آپ نے خطبہ مسنونہ پڑھ کر فرمایا۔ آج کا دن خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقتوں میں سے ایک عظیم الشان صداقت اور آیات اللہ میں سے ایک آیت اللہ ہے۔ دنیا میں بہتیرے نکاح ہوئے ہیں۔ اور ہوں گے مگر یہ نکاح جسکے پڑھنے کے لیئے میں مامور ہوا ہوں کچھ اور ہی شان رکھتا ہے۔ حضرت عزیزہ مکرمہ امۃ الحفیظ کہ جس کے نکاح کا خطبہ پڑھنے کے لیئے میں کھڑا ہوا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک بہت بڑا نشان ہے۔ آپ کی پیدائش کے متعلق حضرت صاحب کا الہام ہے "دخت کرام"[1] اور اللہ تعالیٰ کے فضل نے اس دخت کرام کو ایک اور رنگ میں حضرت مبارک احمد کا رنگ بھی دیا ہے۔ کرام۔ کریم کی جمع ہے۔ اور اسکو جمع میں خدا تعالیٰ نے اسلیئے رکھا کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک نبی کی حیثیت نہیں رکھتے تھے بلکہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کے مطابق تمام انبیاء علیہم السلام کی شان کے حامل تھے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے الہام "کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی" سے ظاہر ہے چنانچہ اس کی تشریح میں حضرت صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا۔ کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھیرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیئے ہیں میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحٰق ہوں میں اسمٰعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا **میں مظہر اتم ہوں** یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔" (حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۲)

اسلیئے دخت کرام کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہوئے۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تمام انبیاء کا مفہوم صادق آتا ہے اسلیئے گویا عزیزہ امۃ الحفیظ سارے انبیاء کی بیٹی ہیں۔ دوسرے پہلو کے لحاظ سے صاحبزادہ مبارک احمد کے رنگ میں اس طرح سے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے ؎

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے

حضور نے جب یہ فرمایا صاحبزادہ مبارک احمد اسوقت زندہ تھے اور مبارک احمد کے سمیت پنجتن تھے۔ لیکن جب مبارک احمد فوت ہو گئے تو اب یہ جو پنجتن کا لفظ تھا اگر مبارک احمد کے فوت ہو جانے پر عزیزہ امۃ الحفیظ پیدا نہ ہوتی۔ تو ایک مخالف کہہ سکتا تھا۔ کہ بتاؤ اب پنجتن کون ہیں۔ سو خدا کے فضل سے پنجتن کے عدد کی صداقت کو بحال رکھنے کے لیئے خدا کی طرف سے عزیزہ مکرمہ کا وجود مبارک احمد کے قایم مقام ظہور میں لایا گیا۔ پس عزیزہ امۃ الحفیظ کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صداقت کے نشانوں میں سے ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اسلیئے میں نے یہ عرض کیا ہے۔ کہ اس نکاح کو دوسرے نکاحوں پر فضیلت اور خصوصیت حاصل ہے اور ان معنوں میں یہ نکاح ایسا ہے۔ جسکے مقابلہ میں دنیا کا اور کوئی نکاح اس شان اور مرتبہ کا نہ ہو گا۔ کیونکہ یہ نکاح خدا تعالیٰ کے ایک نبی بلکہ عظیم الشان نبی کی صداقتوں میں سے ایک صداقت ہے۔

میں نے جو یہ چند آیات پڑھی ہیں۔ ان کا خطبۂ نکاح میں پڑھا جانا مسنون اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبہ سے ثابت ہے۔ ان آیات میں زن و مرد کے تعلقات نکاح کے اغراض اور آئین پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ایک مسلم جو نکاح کرتا ہے۔ اور اسلام زن و شوئی کے تعلقات قایم کرنے کی ہدایت دیتا ہے تو وہ کس غرض پر مبنی ہونے چاہئیں۔ ان آیتوں میں ایک لفظ کا بڑا تکرار آیا ہے۔ اور وہ **تقوےٰ** کا لفظ ہے گویا خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے نکاح کی غرض ہی تقویٰ رکھی ہے۔ تقوےٰ ایک ایسی چیز ہے۔ جسکے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا۔ یعنی اگر انسان کے راستہ میں کسی قسم کی مشکلات ہوں۔ اور وہ ان سے نکلنا چاہے اور نکلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو تقوےٰ کرے۔ اسکے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسکے لیئے وہ سامان پیدا کر دے گا جن کی وجہ سے ان مشکلات سے مخلصی پا جائے گا پھر فرمایا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اور اسکو تقوےٰ اختیار کرنے کی وجہ سے بلا حساب اور بلا تکلیف رزق دیا جائے گا۔ گویا اسمیں یہ بتایا کہ اگر ایک ایسا انسان ہو۔ جسکو نکاح کرنے کی ضرورت ہو۔ لیکن نکاح کرنے کے سامان موجود نہ ہوں اور وہ عاجز مفلس اور کنگال ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ تقوےٰ اختیار کرے۔ تقوےٰ سے یہ ہوگا کہ جس قدر مشکلات بھی اسکے راستہ میں روک ہونگی خدا تعالیٰ ان کو دور کر دے گا۔ اور اسکو ان سے نکال دیگا۔ دوسرا زن و شوئی کے تعلقات کے بعد بھی مشکلات بڑھ جاتی۔۔۔ اور پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً رزق کے متعلق اور ایسا ہی اولاد وغیرہ کے متعلق تو اللہ تعالےٰ اسکے لیئے بھی فرماتا ہے کہ جب تمہارے تعلقات قایم ہونے سے تمہیں یہ مشکلات پیش آئیں گی۔ تو تقویٰ کرنے سے یہ بھی دور ہو جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ خود تمہیں رزق دیگا اور اس قدر دیگا جو بغیر حساب کے ہوگا۔ اور بلا محنت ہوگا۔ بشرطیکہ تم متقی ہو جاؤ۔ اس لحاظ سے یہ بات اولاد پر بھی چسپاں ہو سکتی ہے کہ جو نکاح تقویٰ کی غرض سے کیا جائے گا۔ اس سے جو اولاد ہوگی وہ بہت پاکیزہ اور کثرت سے ہوگی۔ اور ایسے رنگ میں ہو گی کہ تمہیں اسکا وہم و گمان بھی نہ ہو گا کہ کس طرح سے ہو گئی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق مشاہدات سے اور نیز تاریخ سے ثابت ہے کہ ان کی اتنی اولاد ہوئی کہ شاید ہی کسی اور نبی کی ہوئی ہو گی۔ اسکا باعث یہی تھا کہ انھوں نے تقویٰ کے لیئے نکاح کیا اور ان کا تقوےٰ بہت بڑا تقویٰ تھا۔ حضرت مسیح موعود بھی فرماتے ہیں ؎

میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

یعنے ابراہیم علیہ السلام کی طرح میری اولاد بھی بے شمار ہے تو حضرت ابراہیم کی طرز پر جو نکاح ہوتا ہے۔ یعنی تقویٰ پر جسکی بنا ہوتی ہے اس سے اولاد بے حساب اور پاکیزہ ہوتی ہے یہ تقوےٰ کے فوائد ہیں ان آیتوں میں انہی فوائد کو کھول کر پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ اے لوگو تم اپنے اس رب کے لیئے تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک نفس سے

---

[1] حضرت مسیح موعود کا الہام ہے یوم الاثنین یا یوم الاثنین جسکا ترجمہ آپنے یوں فرمایا کہ دو شنبہ مبارک ہے دو شنبہ اور چونکہ یہ نکاح دو شنبہ کے دن قرار پایا جس سے ایک پیشگوئی پوری ہوئی۔ اسلیئے یہ دن مسیح موعود کی صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان قرار دیا گیا ۱۲

پیدا کیا۔ اور اسی کی جنس سے اسکے زوج کو پیدا کیا۔ آگے فرمایا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء تمہارے نکاح کی یہ غرض بھی ہو۔ کہ تم تقویٰ اختیار کرو لیکن یہ بھی ہو کہ تم میں سے رجال اور نسا بھی ہوں۔ اور تم سے یہ سلسلہ چلے لیکن یہ سلسلہ بھی تقوے کے نیچے ہو۔ ورنہ کیا کفار کی اولاد نہیں ہوتی۔ یا حیوانوں کی اولاد نہیں ہوتی۔ اور ان سے سلسلہ نہیں چلتا۔ پھر مسلمانوں اور دوسرے لوگوں اور حیوانوں میں فرق ہی کیا ہوا مسلمانوں کا تو یہ کام ہے۔ کہ نکاح تقویٰ کے ماتحت کریں۔ تاکہ نیک اولاد پیدا ہو۔ اسی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ نکاح کرو۔ اور ضرور کرو چنانچہ فرمایا النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ یعنی نکاح کرنا میری سنت ہے۔ اور جو اس میری سنت سے اعراض کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ پس اگر کوئی تقویٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ملحوظ خاطر رکھکر نکاح کرے۔ تو بڑے فائدہ اور بڑے ثواب کا مستحق ہوگا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تناکحوا و توالدوا۔ کہ نکاح کرو۔ اور اولاد بڑھاؤ۔ میں قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔ اب ان اغراض اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقاصد کو مدنظر رکھکر جو نکاح ہو وہ بہت ہی بابرکت ہوگا۔ اور بہت اچھی اولاد ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے نساءکم حرث لکم عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ یعنی جیسے کاشتکار اپنی کھیتیوں میں پاکیزہ اور اعلےٰ درجہ کی پیداوار کاشت کرتا ہے۔ تمہیں بھی اپنی اُن کھیتیوں میں پاکیزہ پیداوار کے لیئے کاشت کرنا چاہیئے۔ یعنے یہ کاشت تقویٰ کے طرز پر ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی تقوے سے یہ کاشت کریگا تو اسکی اولاد نور اعلیٰ درجہ کی ہوگی۔ پھر خدا تعالیٰ نے عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کے اور بھی کئی اغراض بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ھن لباس لکم وانتم لباس لھن کہ وہ تمہارے لیئے لباس کا فائدہ دیتی ہیں۔ اور تم ان کے لیئے لباس کا فائدہ دیتے ہو۔ لباس کا فائدہ بھی خدا تعالیٰ نے خود ہی بتا دیا یعنی یٰبنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواٰتکم وریشا۔ کہ لباس سے انسان کی شرمگاہیں ڈھکی جاتی ہیں۔ اسی طرح زن و مرد کے تعلقات کی وجہ سے بہت سی مرد اور عورت کی برائیاں ڈھانپی جاتی ہیں۔ اگر یہ مرد و عورت کا تعلق نہ ہو۔ تو ممکن ہے کہ وہ جذبات اور طبعی تقاضے جو مرد و عورت کو لگے ہوئے ہیں غلط اور بُرے استعمال کئے جائیں۔ اور آنکھ زبان کان ہاتھ سے گزر کر انسان کو کبیرہ گناہ کا بھی مرتکب بنا دیں۔ اور جب کوئی بدی ہوگی۔ تو گویا وہ بدی کرنے والا انسان ننگا ہو جائے گا۔ کیونکہ ہر ایک گناہ کے سرزد ہونے سے انسان اسی طرح شرمندہ ہوتا ہے۔ جسطرح کہ ننگا ہونے سے شرمندہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِن بدیوں کو ڈھانپنے کے لیئے عورتوں کو مردوں کا لباس بنایا ہے۔ اور یہ جذبات جو بدیوں کی طرف لے جاتے ہیں صرف مردوں کو ہی نہیں لگے ہوئے بلکہ عورتوں کو بھی لگے ہوئے ہیں۔ اسلیئے جیسے عورتیں تمہارا لباس ہیں۔ تم بھی انکا لباس ہو۔ اسی لیئے یہ فرمایا کہ تساءلون بہ والارحام اسمیں یہ اشارہ ہے کہ کچھ عورت کے حقوق مرد پر ہیں۔ اور کچھ مرد کے حقوق عورت پر ہیں۔ پس تم آپس میں ایکدوسرے سے اپنے اپنے حقوق مانگ لو۔ اسمیں ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ جو جذبات سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ یہ کہ ان جذبات کا خاصہ ہے کہ وہ اپنے تقاضوں کو پورا کرنا چاہتے ہیں کہ ایسا ایسا ہو۔ ایسے وقت میں اگر کوئی انسان جذبات کی تحریک سے اپنے طبعی تقاضوں کو پورا کرنے کی خواہش کرے۔ تو ممکن ہے کہ وہ جائز ہو یا ناجائز۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے نکاح اسلیئے رکھا ہے کہ مرد کی فطرت میں ان جذبات کے نیچے جو تقاضے پائے جاتے ہیں۔ وہ انکو عورت سے جائز طور پر مانگ لے۔ اور جو عورت کی فطرت میں تقاضے ہیں۔ وہ مرد سے مانگ لے۔

نکاح کے موقعہ پر ایک اور آیت بھی پڑھی جاتی ہے جو سورۃ احزاب کے آخر میں ہے وہ یہ ہے کہ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدیدا۔ یعنے ایمان والو تقوے اللہ کو اختیار کرو۔ اور منہ سے بات کہو تو صاف اور سیدھی کہو۔ بعض نکاح اس قسم کے ہوتے ہیں۔ جن میں مبالغہ۔ دھوکہ اور فریب کو کام میں لاکر اپنے فائدہ کی غرض سے دوسرے کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ اسلیئے فرمایا۔ کہ تم جو یہ نکاح کا معاہدہ کرو تو یہ اِس بنا پر ہو کہ سب سے پہلے تقوے تمہارے مدنظر ہو۔ تقوے سب برائیوں کی جڑ کاٹتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تقوے کا لفظ بیان فرماکر پھر اسکی تائید میں کئی اور الفاظ اور آیتیں ساتھ رکھی ہیں انہی میں سے ایک یہ آیت ہے فرمایا اس معاملہ میں پیچدار طبیعت کیساتھ مغالطہ دہ اور خطرناک طرز عمل اختیار نہ کرو۔ بلکہ بہت صاف اور سیدھی اور وہ بات جو حسن معاشرت اور حسن معاملت کے اعلےٰ پیمانہ پر قائم ہو۔ وہ کہو۔ نہ کہ پیچیدہ۔ دھوکہ دینے والی اور شریعت کے خلاف۔ پھر فرمایا اسکے فوائد یہ ہونگے کہ یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم۔ تمہارے اعمال کو جو تقویٰ اور زبان کی راستی کے نیچے ہوں گے اونکی اصلاح کی جائے گی۔ دنیا میں فساد تقوے کے چھوڑنے اور زبان کی ناراستی کی وجہ سے ہوتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میں اس شخص کے بہشت میں جانے کے لیئے ضامن ہوتا ہوں جو دو چیزوں کو قابو میں رکھے۔ ایک زبان کو دوسرے وہ جو دونوں رانوں کے درمیان ہے۔ واقعہ میں انسان سے جس قدر شرور سیئات اور جرائم سرزد ہوتے ہیں۔ ان کا بہت بڑا ذریعہ یہی دو چیزیں ہیں۔ اور اگر اللہ کے فضل سے ان پر قابو پالیا جائے تو انسان کی بہت سی اصلاح ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اِس دوسری چیز کے لیئے تو فرمایا کہ تقویٰ کرو۔ اور زبان کے لیئے فرمایا کہ قولوا قولا سدیدا۔ اِس سے تمہارے گنہ بخشے جائیں گے۔ آگے فرمایا۔ کہ کس رنگ میں تقویٰ ہو ممکن ہے لوگ اپنے رسم و رواج پر عمل کر کے ہی کہدیں کہ ہم تقویٰ کی راہ پر چل رہے ہیں۔ اسلیئے اسکی تشریح فرمادی ومن یطع اللہ ورسولہ یعنی تقویٰ اور قول سدید وہی ہے۔ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کے نیچے ہو۔ اور قرآن اور سنت کے مطابق ہو۔ ان آیتوں کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک اور آیت بھی پڑھتے تھے۔ اسمیں بھی تقویٰ ہی پر زور دیا گیا ہے۔ وہ آیت یہ ہے یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون اس آیت میں حصول تقوے کا طریق بتایا ہے اور وہ دو طرح پر ایک ولتنظر نفس ما قدمت لغد یعنے ہر ایک نفس کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اسنے کل کے لیئے کیا فکر کی۔ اِس سے اعمال کردہ کی جزا و سزا کی طرف توجہ دلاکر ہشیار کیا ہے۔ کیونکہ نیکی بدی کی جزا و سزا پر ایمان ہونے سے ضرور ہے کہ انسان تقوے کرے اور بدعملیوں سے بچنے کی کوشش کرے دوسرے ان اللہ خبیر بما تعملون یعنے اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفت خبیر پر ایمان لانے سے بھی انسان میں تقویٰ پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب انسان اس بات کا یقین کرلے گا کہ خدا تعالیٰ میری ہر حرکت و سکون میرے ہر قول و فعل اور ہر نیت و عمل سے خبردار اور آگاہ ہے تو۔ وہ ضرور بدی سے بچنے کی کوشش کرے گا۔

غرض تقویٰ کا ہونا نہایت ہی ضروری امر ہے اور تقویٰ کے بغیر سب

کچھ بھیج لیکن یہ نکاح جسکا خطبہ پڑھنے کے لیئے مجھے حکم دیا گیا۔ اسکے
متعلقین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو مجھ سے تقوٰی کی باتیں سننے
کا محتاج ہو۔ کیونکہ جو خدا تعالیٰ کا رسول ہوتا ہے۔ جب سب پاک ہدایتیں
اور سچی تعلیمیں وہ خود دینے والا ہوتا ہے۔ اور کوئی کام ایسا نہیں ہوتا
جس میں رسول کیطرف سے کامل نمونہ پیش نہ ہوتا ہو۔ تو اس نمونہ کے
جب پہلے وارث یہی متعلقین ہیں تو پھر انکو مجھ سے کچھ سننے کی احتیاج
کیسے؟

خدا کا رسول ہر کام کا نمونہ اور زندگی کا طرز عمل اپنے نمونے سے بتاتا ہے
ہمارے سامنے اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہے۔ اور
آپکے بعد آج بہترین تازہ ترین ہمارے سامنے ایک عظیم الشان نبی (مسیح
موعود) کا نمونہ موجود ہے جس سے سب سے زیادہ مستفیض ہونیوالے
اہلبیت اور آپکے متعلقین ہیں اسلیئے اب کسی بات میں انکی راہ نمائی
کرنا اور خاندانِ نبوت کو ہدایت کے طور پر کچھ سنانا یہ ہمارا کام نہیں ہے
اور نہ ہی خاندانِ نبوت ہماری تقریروں تحریروں۔ اور ہدایتوں کا محتاج ہے ×
اسلیئے میری تقریر کسی کی احتیاج کے لیئے نہیں اور نہ ہی اسمیں کوئی ایسی
بات ہے۔ ہاں ایک عظیم الشان بات یہ ہے کہ اس عزیزہ کا نکاح ہے
جو خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ پھر اس عظیم الشان
انسان کی صداقت کا نشان ہے جو خدا کا عظیم الشان مرسل اور
عظیم الشان نبی ہے جس کی صداقت اور آیات صداقت کی تجلیات
سے زمانہ منور اور معطر ہوا ہے۔ اور کوئی ملک۔ کوئی علاقہ اور کوئی جگہ
خالی نہیں۔ اور کوئی زمین کا خطہ اور آسمان کا افق ایسا نہیں جہاں
آپکی صداقتیں جلوہ گر نہ ہوں۔ اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو کیا
حضرت عزیزہ کا وجود اور کیا نکاح کوئی معمولی بات نہیں حضرت
جری اللہ فی حلل الانبیا کا وجود جو تمام رسولوں کے کمالات کی حقیقت
جامع ہے آپ کی بیٹی کا نکاح ایک عظیم الشان چیز اور بہت ہی مبارک
تقریب ہے اور بہت بڑی سعادت ہے۔ ان لوگوں کی جنکو یہ تعلق
حاصل ہوا ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ طوبیٰ لعین رأتنی
قبل وقتی (تحفہ بغداد) اور طوبیٰ لمن عرفنی او عرف من
عرفنی (خطبہ الہامیہ) مبارک ہے وہ جس نے مجھے دیکھا۔ اور مبارک ہے
وہ جس نے مجھے پہچانا یا میرے پہچاننے والے کو پہچانا۔ یہ بہت بڑی
سعادت ہے۔ ایک وقت آئے گا جبکہ لوگ حضرت مسیح موعود کے
صحابہ کو تلاش کرینگے۔ اور یہ التجا کرینگے کہ کاش ہمیں حضرت مسیح موعود
کو دیکھنے والا ہی کوئی دکھائی دے۔ ایک وقت آئے گا جب وقت
بادشاہ کہیں گے کہ کاش ہم مفلس ہوتے۔ تنگدست اور محتاج ہوتے

× یعنی ان سے جسمانی تعلق ہی۔ اور روحانی طور پر بھی ضرورت ہے

مگر مسیح موعود کے چہرہ پر نظر ڈالنے کا موقع پالیتے۔ اور ہم مسیح موعود
کے صحابہ میں شامل ہوتے۔ اور وہ بادشاہ جو اس سلسلہ میں آنے
والے ہیں اس بات پر رشک کرینگے۔ کہ کاش ہمیں یہ تخت حکومت
اور سلطنت نہ ملتی۔ مگر مسیح موعود کے در کی گدائی حاصل ہو جاتی۔ وہ
نہایت حسرت سے اسطرح کہیں گے۔ لیکن ان باتوں کو نہ پاسکیں گے
لیکن کیا آپ لوگ کچھ کم درجہ رکھتے ہیں؟ نہیں بلکہ آپکا تو یہ درجہ ہے کہ

بندگان جناب حضرت او

سر بسر تاجدارے بینم

آپ ان کی حضرت کے غلام ہیں۔ کیا یہ آپ لوگوں کے لیئے کچھ کم سعادت
ہے۔ کہ روحانی رنگ میں آپ کو تاجدار کہا گیا ہے۔ اب فرمایئے
کہ حضرت مسیح موعود کے دیکھنے والا انسان کس سعادت کا مستحق
ہے۔ پھر جس نے آپ کو دیکھا۔ اور آپکے ہاتھ سے ہاتھ ملایا اسکا
کیا درجہ ہے۔ پھر ایک اور گروہ ہے۔ جو سعادت میں بہت ہی
بڑھ گیا ہے۔ اس میں ایک مبارک انسان ہے۔ جسکے ہاں حضرت
مسیح موعود کا علاوہ روحانی تعلق کے خونی رشتہ کا بھی تعلق ہے
یعنی اسے دامادی کا فخر حاصل ہے۔ اور اس نبی سے تعلق ہے
جو جری اللہ فی حلل الانبیا ہے۔ اور جس کی پیشگوئی کل انبیاء کرتے
آئے ہیں۔ اور جس کی صداقت کو آسمان اور زمین کے جلالی اور
جمالی رنگ کے آیات اور مختلف حالات کے واقعات اور انقلابات
بڑے زور سے ظاہر کر رہے ہیں۔ اور جو کہتا ہے کہ آسمان اور زمین
میرے لیئے نئے بنائے جائیں گے۔ آپنے تمثیلی انکشاف کے
ذریعہ ایسا ہی دیکھا۔ اسکے مطابق اب جو تغیرات دنیا میں ہونگے
ان کا بہت بڑا موجب حضرت مسیح موعود کا وجود اور ظہور ہی ہے
آپکا الہام لولاک لما خلقت الافلاک ہے اگر آپ نہ ہوتے
تو یہ جو نظارات عالم کی موجودہ رفتار اور گردش ہے یہ بھی نہ
ہوتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تو نہ ہوتا۔ تو یہ بھی نہ ہوتے
یہ دنیا کی رفتار اور طرز تیری ہی نصرت اور تائید کے لیئے ہے
اب بتلایئے کہ ایسے عظیم الشان انسان کا لختِ جگر اور خونی رشتہ
جو صرف مبارک احمد کے رنگ میں ہی نہیں بلکہ بجائے خود بھی ایک
عظیم الشان نشان ہے۔ جس انسان کے ساتھ ہوگا۔ وہ کتنا خوش
نصیب ہوگا۔ وہ تو اگر اس نعمت کے بدلے تمام عمر سجدہ شکر میں
پڑا رہے۔ تو بھی میرے خیال میں شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اور نعمتوں
اور انعاموں کو جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ کسی کو ملیں انکو
جانے دو۔ صرف یہی ایک عظیم الشان نعمت اور فضل کیا کم ہے کہ حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کو ایکدفعہ دیکھنے اور آپکے چہرہ مبارک پر نظر ڈالنے
کا موقع مل گیا۔ اور اگر کوئی ساری عمر اسی نعمت کا شکریہ ادا کرنا
چاہے تو نہیں کر سکتا۔ پھر ہم سے کب شکریہ ادا ہو سکتا ہے جنہوں
نے آپکو بار بار دیکھا۔ اور مدتوں آپ کی صحبتوں اور مجلسوں سے حظ
اٹھایا۔ ایک تو یہ ہم ہیں۔ اور ایک اور ہیں جنکو اس سے بھی بہت بڑی
سعادت نصیب ہوئی ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کے نیچے حاصل ہوئی ہے۔ ذالک فضل
اللہ یؤتیہ من یشاء یہ خدا کی عظیم الشان نعمت اور رحمت ہے
اور ان کو نصیب ہوئی ہے۔ جنکو خدا تعالیٰ نے حجۃ اللہ فرمایا
ہے۔ اس سے میری مراد حضرت نواب صاحب ہیں۔ حضرت
مسیح موعود کی ایک بیٹی جسکے گھر جائے اسکو کس قدر سعادت
ہے لیکن بتاؤ اس سعادت کا کس طرح اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ
جس کی طرف حضرت مسیح موعود کی دوسری بیٹی بھی خدا تعالیٰ کا
فضل لے جائے۔ اگر ہزارہا سلطنتیں اور بادشاہتیں بھی حضرت
نواب صاحب کے پاس ہوتیں۔ اور انہیں آپ قربان کر کے حضرت
مسیح موعود کا دیدار کرنا چاہتے۔ تو ارزاں اور بہت ارزاں تھا
لیکن اب تو انہیں خدا تعالےٰ کا بہت ہی شکر کرنا چاہیئے۔ کہ
انہیں خدا تعالےٰ نے ایک عظیم الشان نبی کی بیٹی مل گئی ہے
اور دوسری بیٹی بھی انہی کے صاحبزادے کے نکاح میں آئی
ہے۔ نکاح پندرہ ہزار روپیہ مہر پر محمد عبد اللہ خان صاحب
سے ہوا +

نوشتہ غلام نبی (بلانوی)

---

۱ نوٹ متعلق کالم اول صفحہ ھذا

اس رؤیت اور معرفت سے مراد وہ مرتبہ رؤیت و معرفت ہے جکی
نسبت حضرت مسیح موعود نے خطبہ الہامیہ میں فرمایا ہے کہ من
فرق بینی وبین المصطفٰی ما عرفنی وما رأی۔ یعنے جسنے میرے اور
حضرت محمد مصطفٰے کے درمیان فرق کیا۔ اور دونوں کو الگ الگ
سمجھا۔ اسنے نہ مجھے شناخت کیا اور پہچانا اور نہ ہی دیکھا اور
سمجھا پس حضور کے اس ارشاد کے مطابق حضور کا دیکھنا اور
پہچاننا انہی معنوں میں ہے۔ کہ حضور کو محمد مصطفٰے ہی
یقین کیا جائے ۱۲

مسافر آگرہ کا فرار

خدا کے فضل سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ آریہ صاحبان ہمارے خلاف تبان کھولکر کبھی کبھی مباحثہ کے لیئے آواز لگا دیتے ہیں۔ مگر میدان مقابلہ میں آنے کی انہیں جرات نہیں ہوتی۔ اور گھر بیٹھے ہی ٹال مٹولے کرتے رہتے ہیں۔ اِس امر کی تازہ تصدیق مسافر آگرہ نے کر دی ہے۔ ہمعصر مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے اسوقت جبکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ بحث کے متعلق ہماری بات چیت ہو رہی تھی۔ لکھا تھا کہ جب تم دونوں فریقوں کا مباحثہ ختم ہو جائے تو جو فریق غالب ہو۔ وہ ہم سے اس امر پر مباحثہ کرلے۔ کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ملہم تھے یا نہیں۔ اسکا صاف اور سیدھا جواب ہماری طرف سے یہ دیا گیا تھا۔ کہ اگر مسافر آگرہ فی الواقعہ ہمارے ساتھ مقابلہ کی تاب رکھتا ہے۔ تو کسی فریق کے غالب مغلوب ہونے سے کیا تعلق۔ وہ جب چاہے مباحثہ کرلے۔ اسکے ساتھ ہی ہم نے مباحثہ کی چند شرائط بھی شائع کر دی تھیں۔ تاکہ معاملہ جلدی طے ہو جائے (وہ شرائط ایڈیٹر صاحب مسافر کو خوب یاد ہونگی۔ اسلیئے یہاں درج کرنے کی ضرورت نہیں) لیکن ایڈیٹر مسافر جو سخت اور گندے الفاظ استعمال کرنے اور صرف باتوں میں ہی ٹالنے کا خاص ملکہ رکھتے ہیں کہاں فیصلہ کی طرف آسکتے تھے۔ مباحثہ کے لیئے سب سے پہلے جو بات طے ہونی چاہیئے تھی۔ وہ شرائط تھے۔ انہی پر تمام مباحثہ کی بنا اور دار مدار ہوتا ہے لیکن مسافر آگرہ نے انکو تو بالکل نظر انداز کر دیا۔ ہاں دو ناز کار باتیں لکھنی شروع کر دیں۔ اول تو یہ لکھا کہ کنجھ کرن کے میلہ پر ۵۔ اپریل کو ہردوار دونوں فریق (احمدی اور مولوی ثناء اللہ صاحب) پہنچ جائیں۔ اور آپس میں بحث کر کے ایک ہفتہ ہمارے ساتھ مباحثہ کریں۔ جسکا جواب یہ دیا گیا کہ ہم ہر وقت مباحثہ کے لیئے تیار ہیں۔ آپ کی طرف سے دوسرے فریق کی کیوں شرط لگائی جاتی ہے۔ اِس سے آپکو کیا۔ آپ ہمارے مقابلہ پر آیئے۔ چونکہ مسافر آگرہ کے ایڈیٹر کو اپنی اسلام سے واقفیت پر بڑا ناز ہے۔ اور اپنے اخبار کو اسکی تائید میں پیش کیا کرتا ہے۔ اسلیئے ہم نے اسی کی آسانی کو مدنظر رکھکر یہ تجویز بھی پیش کر دی۔ کہ آپ کی طرف سے مباحثہ کی منظوری آنے پر ہم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ملہم صادق ہونے کے دلایل الفضل میں چھاپ دینگے۔ ان دلائل کو اپنے پرچہ میں بتمامہا درج کر کے آپ ساتھ ہی ان کے جواب بھی شائع کر دیں۔ پھر ہم آپکے جواب مع جواب الجواب کے الفضل میں چھاپ دینگے جو آپ کو بھی چھاپنا ہوگا۔ اسپر بحث ختم ہو جائے گی۔ لیکن اس نہایت احسن تجویز کو بھی جو سراسر مسافر آگرہ کے حق میں مفید تھی۔ اس نے مسترد کر دیا۔ اور مباحثہ کا ایک اور طریق پیش کیا۔ وہ یہ کہ آپ جلسہ کی ذمہ واری اپنے سر پر لیکر خود ہمیں اپنی مجلس میں بلائیں یا جہاں ہم آپکو مدعو کریں ہماری ذمہ داری پر آپ تشریف لانا گوارا فرمائیں "۔

ہم نے مسافر آگرہ کی اس دعوت کو منظور کرتے ہوئے ۲۲ اپریل کے الفضل میں لکھدیا تھا۔ کہ ہم جہاں آپ چاہیں آنے پر آمادہ ہیں۔ آپ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے مناظرہ کی اجازت لے کر بھجوا دیں۔ اور شرائط مباحثہ کو طے کر لیں۔ اِس کے جواب میں چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہمیں اپنے قول کے مطابق حفظ امن کی طرف سے اطمینان دلایا۔ اور شرائط مباحثہ کو طے کیا جاتا۔ لیکن مسافر آگرہ۔ نے پورا ایک مہینہ جپ سادھے رہنے کے بعد ۲۱۔ مئی کے پرچہ میں یہ جواب دیا۔ کہ مسلمانوں اور آریوں کے مابین جبل پور میں ایک بڑا مباحثہ قرار پا گیا ہے۔ آپ مسلمانوں کے قایم مقام بن کر میدان میں آئیے۔ اس کا جواب بھی ہماری طرف سے نہایت درست اور واضح دیا گیا کہ یہ مباحثہ جن مسلمانوں کے ساتھ آپ کا قرار پایا ہے آپ انہیں سے کریں۔ ہمارے ساتھ تو آپکا مباحثہ اسی وقت قرار پائے گا۔ جبکہ آپ ہمارے ساتھ شرائط مباحثہ طے کرتے ہوئے حفظ امن اور اجازت مباحثہ کے مرحلوں کو بھی طے کرینگے۔ اسکے جواب میں مسافر آگرہ کا ایڈیٹر اپنے ۱۱۔ جون کے پرچہ میں پھر وہی بات لکھتا ہے۔ جسکو وہ پہلے دو دفعہ لکھ چکا ہے۔ اور جسکو ہم۔ جائز طور پر رد کر چکے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ آریہ سماج نجیب آباد ضلع بجنور کا سالانہ جلسہ ۲۸۔ و ۲۹۔ جون کو ہونے والا ہے۔ اِس میں مسافر کا قایم مقام بھی شریک ہوگا۔ پس ایڈیٹر الفضل کو چاہیئے۔ کہ وہ ۲۸۔ تاریخ کو نجیب آباد پہنچکر مسافر کے قائمقام سے مباحثہ کرلے۔ اسکا جواب ہم پہلے دے چکے ہیں اب صرف یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ کیا اب بھی کسی کو مسافر آگرہ کے مباحثہ سے فرار ہونے میں شک ہو سکتا ہے ہم تو بار بار یہی کہتے ہیں۔ کہ پہلے شرائط مباحثہ طے کر لو۔ حفظ امن کی ذمہ واری کا یقین دلا دو۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی منظوری لے لو۔ تو ہم ہر وقت اور ہر جگہ مباحثہ کے لیئے آنے کو تیار ہیں۔ - - - - -

لیکن اُدھر سے اِن باتوں کا تو کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔ اور "مرغے کی ایک ٹانگ" اپنا وہی راگ الاپا جاتا ہے کہ فلاں جگہ میلا ہے وہاں آملو۔ فلاں جگہ مباحثہ ہے وہاں پہنچ جاؤ۔ فلاں جگہ جلسہ ہے وہاں چلے آؤ۔ لیکن ہم شرائط مباحثہ اور دیگر ضروری امورات کے طے ہونے کے بغیر کہیں پہنچ کر کیا کریں۔ ہم مسافر آگرہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کی یہی جرات اور دلیری ہے کہ کبھی آپ ہردوار کے میلہ میں چھپنا چاہتے ہیں۔ کبھی جبل پور کے مباحثہ کی آڑ لے کر احمدیوں سے جان بچانے کی فکر کرتے ہیں۔ کبھی نجیب آباد کے آریہ سماجیوں کے جلسہ کو اپنی سپر بناتے ہیں۔ آپ کیوں صاف میدان میں ہمارے ساتھ اپنے مناظرہ کی طرح نہیں ڈالتے۔ اور شرائط مباحثہ طے کر کے اپنی جولانی طبع کے جوہر نہیں دکھاتے۔ آپ کا بار بار ایسا کرنا صاف بتا رہا ہے کہ آپ میں ہمارے مقابلہ پر آنے کی ہمت نہیں۔ اگر طاقت ہے۔ تو مقابلہ میں آؤ۔ ورنہ یوں خالی باتیں بنانے سے کیا ہوتا ہے +

(ایڈیٹر الفضل)

فہرست نو مبائعین

گذشتہ سے آگے

محمد اسمٰعیل صاحب -	پٹیالہ	اہلیہ مستری فقیر محمد صاحب	فرید کوٹ
محمد ابراہیم صاحب	″	عبد الرحمن صاحب	کشمیر
فتح محمد صاحب	″	عبد القادر صاحب	″
نور محمد صاحب	″	عبد العزیز صاحب	″
الٰہی بخش صاحب	″	حلیمہ صاحبہ	″
قطب الدین صاحب	″	محمد اللہ صاحب	″
والدہ صاحبہ محمد حسن صاحب	فرید کوٹ	حافظ سلیم خان صاحب	اٹاوہ
اہلیہ مستری عبد اللہ صاحب	″	عبد الرحیم صاحب	لدھیانہ
اہلیہ زین العابدین صاحب	گجرات	نبی بخش صاحب	″
حفیظ اللہ صاحب	کشمیر	دین محمد صاحب	گوجرانوالہ